FOR PUBLIC RELEASE

ایگریکلچر مارکیٹنگ

راؤنڈاپ - دسمبر 2006

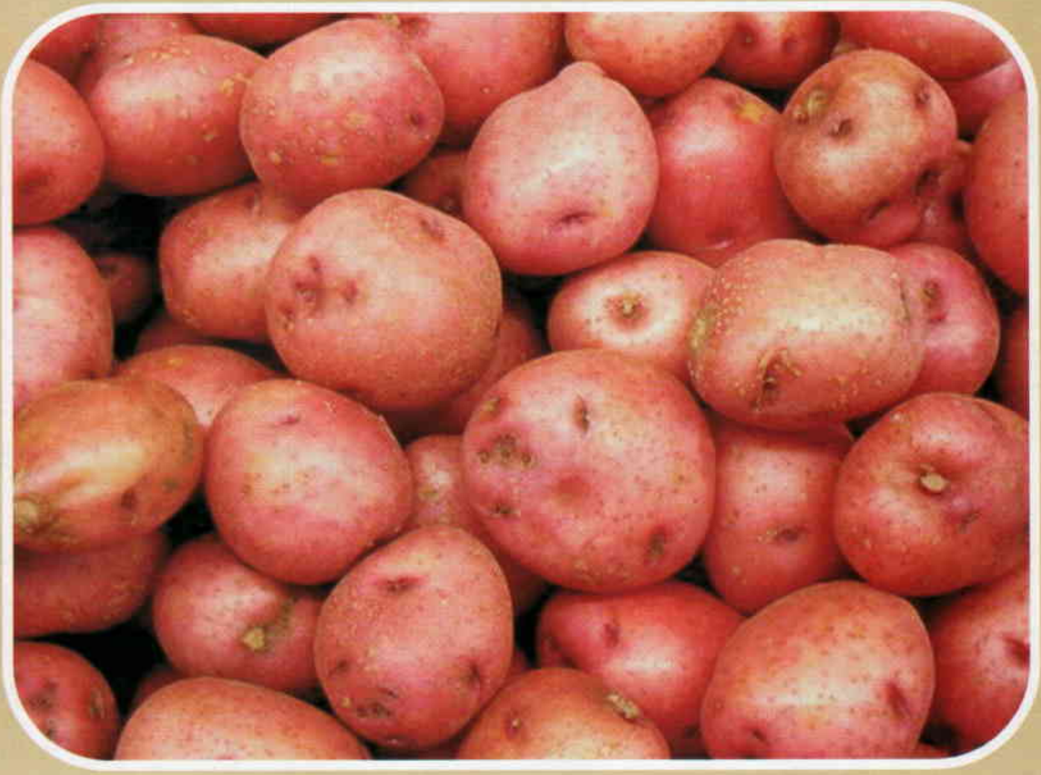

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094-9200754 ویب سائٹ: www.punjabagmarket.info

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ تمام زرعی اجناس کی صورتحال مختلف ہے۔ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہوجاتا ہے فصل بعد از کاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجہ کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہوجاتی ہے۔اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیر کاشت لائے گا۔

درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:-

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- قیمتوں کے بارے حکومتی حکمتِ عملی
- صارف کی ترجیح

ان تمام مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ زرعی مارکیٹنگ حکومت پنجاب نے ایک نئے ترقیاتی منصوبہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور زراعت سے منسلک تمام کاروباری حضرات کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی تازہ ترین قیمتوں اور دیگر معلومات کے بارے میں صحیح اور بروقت اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں۔اس سلسلہ میں درج ذیل ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- زرعی مارکیٹنگ کی ویب سائٹ کا قیام www.punjabagmarket.info
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111

زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن کی مندرجہ بالا خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

ناظم زراعت
(معاشیات وتجارت) پنجاب لاہور

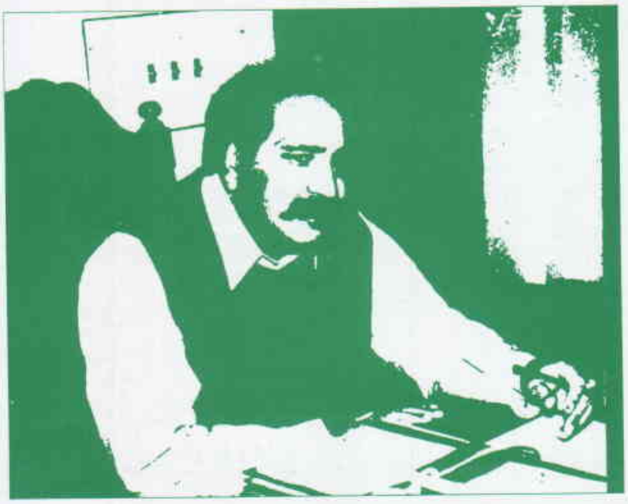

صوبائی وزیر برائے زرعی مارکیٹنگ

جناب سید اختر حسین رضوی کا پیغام

جناب سید اختر حسین رضوی نے اسی ماہ وزارت زرعی مارکیٹنگ پنجاب کا قلمدان سنبھالا ہے۔اور انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبہ پنجاب میں منڈیوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے حکومت نے موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے 18 شہروں میں واقع غلہ، پھل وسبزی منڈیاں شہر سے باہر کھلی جگہوں پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ زرعی مارکیٹنگ نے ایسی منڈیوں کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے۔جن کی وجہ سے آلودگی اور ٹریفک کے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ان میں غلہ منڈی رحیم یار خان، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، ملکہ ہانس، بونگہ حیات اور چک مدرسہ شامل ہیں۔جبکہ پھل وسبزی منڈی گجرات، بھلوال، سمندری، تلہ گنگ، سیالکوٹ، پسرور، بھیرہ، بھکر، شیخوپورہ، سلانوالی، الہ آباد، چک جھمرہ، وزیرآباد اور بہاولپور شامل ہیں۔ان شہروں میں شہری زندگی کو آلودگی سے بچانے کیلئے منڈیوں کی منتقلی ناگزیر ہے۔اس مقصد کیلئے زرعی مارکیٹنگ فنڈ بورڈ پنجاب سے بھی رقم حاصل کی جائے گی۔

انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ زرعی مارکیٹنگ غلہ منڈیوں اور پھل وسبزی منڈیوں میں صفائی اور جدید سہولیات کی فراہمی کیلئے بھی کوشاں ہے۔اس مقصد کیلئے پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں کو زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے تحت قائم شدہ ویب سائٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ منڈی میں آنے والے کاشتکار کو اس کی فصل کا بہتر معاوضہ دِلانے کیلئے پنجاب بھر کی بڑی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ بھی نصب کئے جارہے ہیں۔تاکہ کاشتکار کو پنجاب کی بڑی منڈیوں میں جنس کی قیمت کے بارے آگاہی ہوسکے۔اور جہاں وہ بہتر سمجھے اپنی جنس لاکر فروخت کرکے اسکی صحیح قیمت حاصل کرسکے۔

مزید برآں گنے کی کرشنگ کے دِنوں میں کسانوں کو درپیش رہائش کے مسائل کو دور کرنے کیلئے برادرز شوگر مل چونیاں، اشرف شوگر مل بہاولپور اور کوہ نور شوگر مل خوشاب میں کسان گھر تعمیر کئے گئے ہیں۔جبکہ حسیب وقاص شوگر مل ننکانہ صاحب اور عبداللہ شوگر مل حجرہ شاہ مقیم میں آئندہ تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔انہوں نے مزید فرمایا کہ پنجاب بھر میں دیگر تمام شوگر ملز کو بھی کسان گھر کی تعمیر کیلئے جگہ مہیا کرنے کیلئے کہا گیا ہے، تاکہ وہاں جلدازجلد کسان گھر تعمیر کر کے کسانوں کو یہ سہولت بہم پہنچائی جائے۔

آلو کی پیداوار اور تجارت

تعارف

آلو کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ پوری دنیا میں آلو کو کچن آئٹم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی آلو کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ آلو کی فی ایکڑ آمدنی اور غذائیت دوسری فصلوں کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ ہے۔ قدرت نے زراعت کے لیے ہمارے ملک کو سازگار موسمی حالات سے نوازا ہے۔ لہذا ساحلِ سمندر سے لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں تک آلو کی کاشت ہوتی ہے۔ میدانی علاقوں میں آلو کی دو فصلیں بہاریہ اور خزاں جبکہ پہاڑی علاقے میں بھی موسمِ گرما میں ایک فصل کاشت ہوتی ہے۔

تاریخ

آلو کا آغاز صدیوں پہلے جنوبی امریکہ کے پہاڑی علاقوں سے ہوا جہاں آٹھ ہزار سال سے زائد عرصہ سے اس کو کاشت کیا جارہا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی میں اسپین کے سیاح اس کے پودے کو یورپ میں لائے۔ آغاز میں یہ قحط کے دوران غذائی قلت کو دور کرنے کیلئے کاشت کیا گیا۔ لیکن بعد میں یہ "بنیادی خوراک" کی شکل اختیار کر گیا۔

غذائی اہمیت

غذائیت کے اعتبار سے آلو کو مکمل غذا بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں نشاستہ کی بڑی مقدار کے علاوہ وٹامن معدنی نمکیات اور لحمیات پائے جاتے ہیں۔ ایک درمیانی جسامت کے آلو میں عام شخص کی روزانہ کی وٹامن سی کی ضرورت کی نصف مقدار موجود ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری نشاستہ دار غذائی اجناس میں وٹامن سی بالکل نہیں پایا جاتا۔ ابلے ہوئے آلو میں مکئی کی نسبت زیادہ پروٹین اور تقریباً دوگنا مقدار میں کیلشیم پایا جاتا ہے۔

کاشت اور برداشت

ملک میں آلو کی کاشت بڑے وسیع پیمانے پر ہوتی ہے۔ جس سے خاطر خواہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ آلو کی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ جو کہ ملک کی کل پیداوار کا 86 فیصد ہے۔ صوبہ پنجاب میں آلو کی فصل درمیانی قسم کی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو زیادہ کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں آلو کی تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ میدانی علاقوں میں اس کی دو فصلیں یعنی موسمِ بہار اور موسمِ خزاں جبکہ پہاڑی علاقوں میں صرف موسمِ گرما کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ درج ذیل شکل میں آلو کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار صوبہ وار ظاہر کی گئی ہے۔

کاشت کردہ رقبہ

"000" ایکڑ

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	215.23	1.98	23.48	10.13	250.80
2001-02	226.60	0.99	23.23	9.14	259.96
2002-03	252.55	0.74	24.71	8.15	286.15
2003-04	239.94	0.98	23.23	6.92	271.07
2004-05	244.04	0.84	23.70	8.08	276.66

پیداوار

"000" ٹن

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	1479.7	7.50	119.30	59.60	**1666.10**
2001-02	1548.80	3.00	124.60	54.30	**1730.70**
2002-03	1761.90	2.50	133.70	48.20	**1946.30**
2003-04	1775.20	2.90	119.00	41.00	**1938.10**
2004-05	1849.78	2.47	125.10	47.46	**2024.81**

فی ایکٹر پیداوار

کلوگرام

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2000-01	6875	3794	5082	5882	**6643**
2001-02	6835	3035	5364	5939	**6658**
2002-03	6977	3372	5411	5911	**6802**
2003-04	7398	2934	5123	5926	**7150**
2004-05	7569	3372	5273	5825	**7316**

آلو کی پیداوار اور اس کے زیرِ کاشت رقبہ میں گذشتہ سالوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ پیداوری لحاظ سے پاکستان دنیا میں 28 ویں نمبر پر ہے۔لیکن فی ایکٹر پیداوار کے لحاظ سے پاکستان دنیا میں 63 ویں درجہ پر ہے۔پچھلے کئی سالوں سے فی ایکٹر پیداوار میں بھی تغیر دیکھنے میں آتا رہا ہے۔اور اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن فی ایکٹر زیادہ پیداوار حاصل کرنے والے ممالک اور پاکستان کی فی ایکٹر پیداوار میں بہت زیادہ فرق ہے۔ پیداوار جن عوامل سے متاثر ہوتی ہے ان میں معیاری بیج، متوازن کھاد کا استعمال، پانی کی بروقت دستیابی اور بیماریوں کی روک تھام شامل ہیں۔ زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے ترقی دادہ اِقسام اور جینیاتی طور پر تیار کردہ بیماری سے پاک بیج کا اِستعمال نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

تجارتی شیڈول

پنجاب پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ لہٰذا اِسے دوسروں صوبوں سے زیادہ اشیاءِ خورد و نوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کی اپنی پیداوار کافی ہونے کے باوجود اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی۔ درج ذیل گوشوارے میں ملک میں آلو کی تجارتی بہم رسانی اور اہم پیداواری اضلاع/علاقے ظاہر کئے گئے ہیں۔

مہینہ	صوبہ	اہم علاقے/اضلاع
نومبر سے مئی	پنجاب	سیالکوٹ، گوجرانوالہ
دسمبر سے جون	پنجاب	لاہور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، ساہیوال، قصور، پاکپتن، خانیوال
جولائی سے ستمبر	سرحد	مانسہرہ، ایبٹ آباد، بنوں، پارہ چنار
اگست سے اکتوبر	سرحد	سوات، بالاکوٹ، گلگت، سکردو، مردان، صوابی، بونیر، نوشہرہ
اکتوبر سے نومبر	بلوچستان	پشین، نصیر آباد، قلعہ سیف اللہ، زیارت، خضدار

پاکستان میں آلو کی فصل مجموعی طور پر اور بالخصوص صوبہ پنجاب میں قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ کی وجہ سے شدید متاثر ہوتی ہے۔ درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:۔

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- صارف کی ترجیح

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہو جاتا ہے۔ فصل بعد از کاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجہ کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیرِ کاشت لائے گا۔

جس موسم میں صرف صوبہ پنجاب کا آلو منڈی میں آتا ہے ان دنوں آلو کی قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے جو منڈی میں صوبہ پنجاب کی فصل کی رسد کم ہونے کے ساتھ ہی بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ جون کے مہینہ سے وسط نومبر تک آلو کی قیمتیں کافی زیادہ ہوتی ہیں۔ گذشتہ سالوں کی قیمتیں بھی اسی رجحان کو ظاہر کرتی ہیں۔ اِس مسئلے کو مناسب سٹوریج اور پراسیسنگ سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔

گندم

گندم کی فصل صوبہ پنجاب میں اپریل اور مئی کے مہینوں سے منڈی میں آنا شروع ہوتی ہے۔ جس سے مجموعی طور پر منڈی میں گندم کی رسد میں طلب کی نسبت اضافہ ہو جاتا ہے اس وجہ سے گندم کی قیمت باقی مہینوں کے مقابلہ میں کافی کم ہوتی ہے۔ کیونکہ اپریل اور مئی کے مہینوں میں گندم کی کٹائی کے بعد تمام کاشتکار چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اپنی گندم کو منڈی میں فروخت کر کے اپنی ضروریات کے لئے رقم حاصل کر سکیں۔ اور نتیجہ کے طور پر قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ کسان کو گندم کی مقررہ قیمت دلوانے کے لئے حکومت اپنی پوری کوشش کرتی ہے جس کے لئے پاسکو اور محکمہ خوراک کے لئے زیادہ سے زیادہ خریداری ہدف مقرر کئے جاتے ہیں۔ درج ذیل گراف میں گندم کی قیمتوں کا پچھلے سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے۔

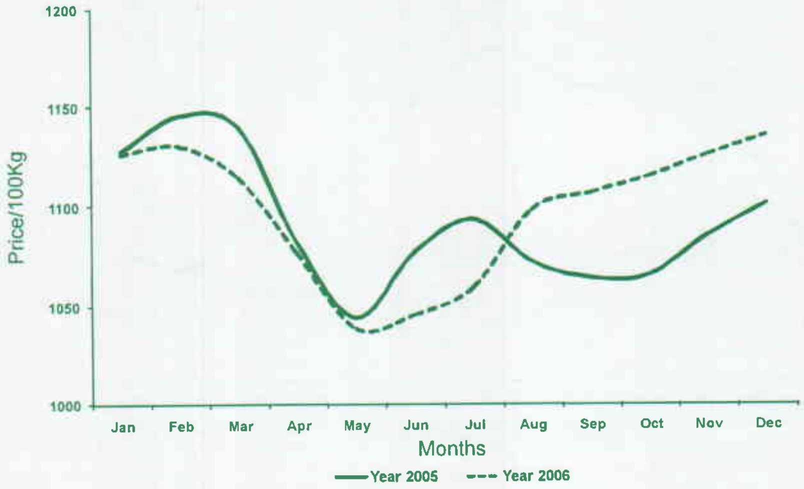

پچھلے ماہ کی نسبت صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں دسمبر کے مہینے میں گندم کی اوسط قیمت میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس ماہ گندم کی اوسط قیمت 1135 روپے فی کوئنٹل رہی جو کہ گزشتہ ماہ 1125 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جبکہ آئندہ مہینوں میں بھی گندم کی قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ جو کہ اپریل تک جاری رہنے کا امکان ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	-	1128	1110
فیصل آباد	1133	1116	1108
سرگودھا	1131	1121	1088
ملتان	1139	1122	1096
گوجرانوالہ	1113	1097	1102
اوکاڑہ	1123	1095	1054
راولپنڈی	1175	1175	1181
رحیم یار خان	1133	1150	1065
اوسط	**1135**	**1125**	**1101**

مکئی

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مکئی کی فصل ماہ نومبر سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ رسد میں اضافہ کی وجہ سے نومبر سے جنوری کے مہینہ تک مکئی کی قیمتیں باقی مہینوں سے کم رہتی ہیں۔ مرغبانی کی صنعت میں مکئی خوراک کے اہم جزو کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ گذشتہ سال مرغبانی کی صنعت بحران کا شکار رہی جس کی وجہ سے مکئی کی قیمتیں کافی حد تک کم رہیں۔ لیکن مرغبانی کی صنعت کے بحران سے نکلنے کے بعد آہستہ آہستہ قیمتوں میں استحکام آ چکا ہے۔ درج ذیل گراف میں مکئی کی حالیہ قیمتوں کا پچھلے سال سے موازنہ دکھایا گیا ہے

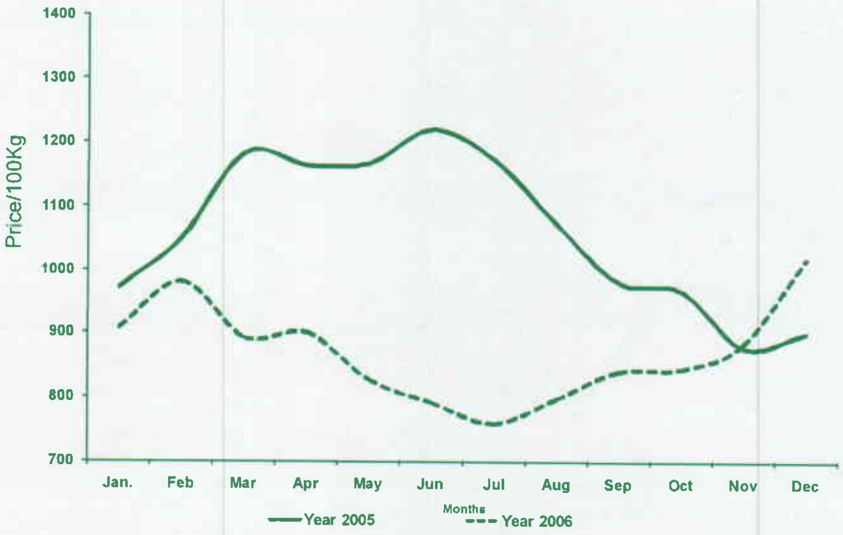

امسال ماہ دسمبر میں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں مکئی کی قیمتوں میں 17 فیصد کا نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ آئندہ ماہ قیمتوں کے بڑھنے کا رجحان برقرار رہے گا لیکن شرح اضافہ کم ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مکئی کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر06	نومبر06	دسمبر05
لاہور	1063	960	950
فیصل آباد	889	842	764
سرگودھا	1031	950	816
ملتان	1159	864	904
گوجرانوالہ	963	827	1075
اوکاڑہ	988	908	870
راولپنڈی	1025	854	931
رحیم یار خان	-	850	900
اوسط	**1017**	**882**	**819**

چاول سُپر باسمتی:

چاول سپر باسمتی کی کل ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ 94.10 فیصد ہے۔ چاول باسمتی ملکی برآمدات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور اس کی پیداوار کا تقریباً 45 فیصد حصہ برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول سپر باسمتی کی نئی فصل نومبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ درج ذیل گراف میں چاول باسمتی کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

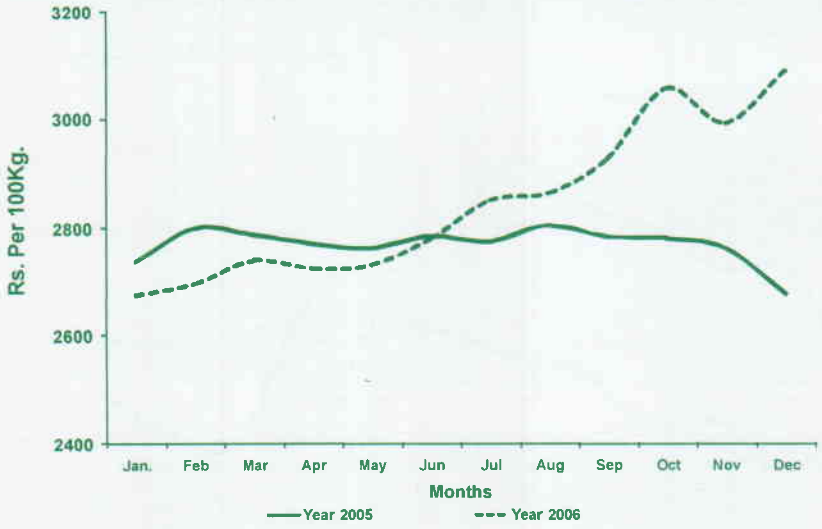

سالِ رواں میں گزشتہ سال کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس سال بارش اور آندھیوں کی وجہ سے دھان کی فصل کو کافی نقصان ہوا ہے اور اس کی پیداوار بھی متاثر ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے آئندہ مہینوں میں نئی فصل کی رسد میں کمی کی وجہ سے قیمتوں میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول باسمتی کی ماہ دسمبر کے دوران قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال سے موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

دسمبر 05	نومبر 06	دسمبر 06	منڈی
2870	3067	3108	لاہور
2537	3000	3075	فیصل آباد
2453	2692	2656	سرگودھا
2775	3017	3113	ملتان
2750	3006	3183	گوجرانوالہ
2750	2992	3056	اوکاڑہ
2886	3208	3304	راولپنڈی
3100	2950	3200	رحیم یار خان
2773	**2991**	**3087**	**اوسط**

چاول اری:

چاول اری ملکی برآمدات میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت چاول اری تقریباً 1.7 ملین ایکٹر رقبہ پر کاشت ہو رہا ہے۔ اور اس کی پیداوار 1.9 ملین ٹن ہے۔ پیداواری لحاظ سے صوبہ سندھ کا حصہ 71.55 اور صوبہ پنجاب کا حصہ 15.95 فیصد ہے جبکہ پیداوار بالترتیب 1.20 اور 0.27 ملین ٹن ہے۔ سال 05-2004 میں پاکستان نے 2.01 ملین ٹن چاول اری برآمد کیا جس سے 28.51 ارب روپے کا زرِمبادلہ حاصل ہوا۔ ماہ ستمبر میں صوبہ سندھ کی اری چاول کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور نئی فصل کی پرانی فصل کے مقابلہ میں قیمت کم ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول اری کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

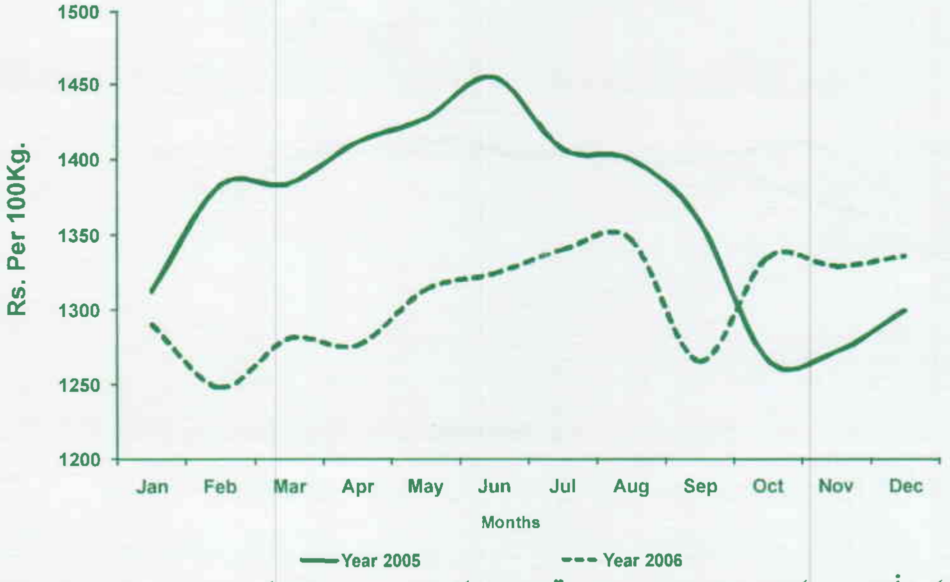

ماہ ستمبر میں صوبہ سندھ کی اری چاول کی نئی فصل پنجاب کی منڈیوں میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہونے کے باعث قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چاول اری کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	1300	1300	1300
فیصل آباد	1184	1179	1190
سرگودھا	1405	1402	1356
ملتان	1291	1297	1363
گوجرانوالہ	1340	1367	1287
اوکاڑہ	1430	1422	1355
راولپنڈی	1435	1375	1342
رحیم یار خان	1300	1288	1300
اوسط	**1336**	**1329**	**1312**

چینی سفید:

رقبہ کے لحاظ سے گنّے کا شمار گندم، کپاس اور چاول کے بعد ہوتا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر چینی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے گنّے کی پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ کماد کے زیرِ کاشت رقبہ میں ضرورت کے مطابق اضافہ نہ ہوا ہے بلکہ کمی ہوئی ہے۔ پاکستان کماد کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں کماد کی اوسط فی ایکڑ پیداوار 494 من ہے، جو کہ عالمی اوسط پیداوار 600 من فی ایکڑ کے مقابلہ میں کافی کم ہے۔ گزشتہ سالوں میں کماد کے زیرِ کاشت رقبہ میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہونے کی بجائے کمی ہوئی ہے۔ چینی کی بڑھتی ہوئی طلب کیلئے ضروری ہے کہ اس کی فی ایکٹر پیداوار کو بڑھایا جائے۔ اس طرح ملکی طلب کے مطابق چینی کی پیداوار بڑھا کر ہم اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں نومبر کے مہینے میں کماد کی نئی فصل کرشنگ کے لئے تیار ہوتی ہے۔ اور چینی کی منڈی میں رسد میں اضافہ کی وجہ سے باقی مہینوں کی نسبت ان مہینوں میں اس کی قیمت میں نمایاں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔ درج ذیل گراف میں چینی سفید کی امسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے

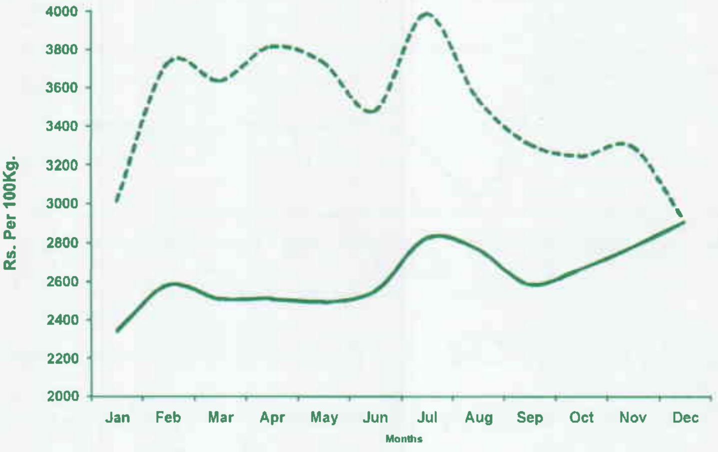

گزشتہ مہینوں کی نسبت چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ گذشتہ دو تین ماہ سے قیمتوں میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ اس کی وجہ منڈی میں اسکی رسد میں اضافہ ہے۔ لیکن گزشتہ سال کے مقابلہ میں یہ قیمتیں زیادہ ہیں۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چینی کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	2938	3260	2862
فیصل آباد	2880	3220	2912
سرگودھا	2870	3318	2922
ملتان	2872	3254	2860
گوجرانوالہ	2924	3278	2954
اوکاڑہ	2883	3276	2898
راولپنڈی	2973	3387	2954
رحیم یار خان	2943	3349	2856
اوسط	**2910**	**3293**	**2902**

چنا سیاہ

گذشتہ سال چنے کی فصل کی بوائی اور بڑھوتری کے وقت کم بارشوں کی وجہ سے اِس کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ پیداوار میں کمی کے باعث گذشتہ سال کی نسبت اس سال چنے کی قیمت میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گراف میں چنا سیاہ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

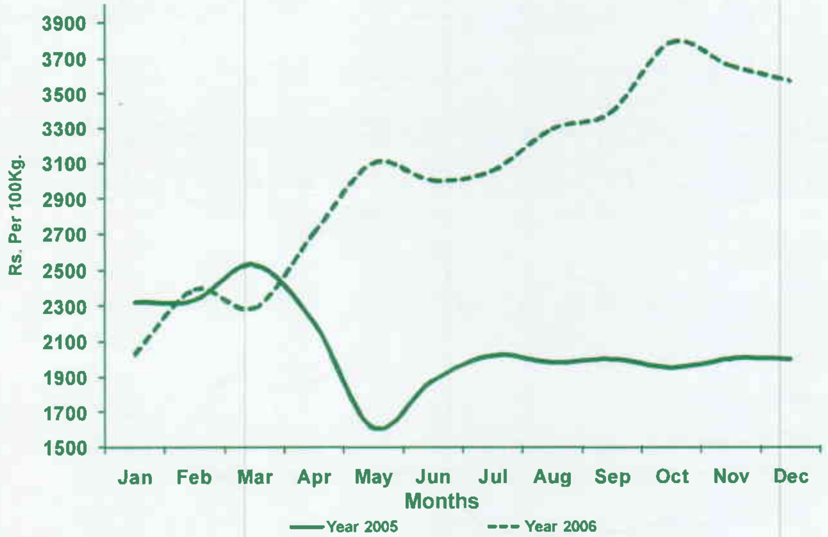

حکومت نے آئندہ سال کیلئے چنے کا پیداواری ہدف سات لاکھ ٹن مقرر کیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں چنے کی فصل اپریل اور صوبہ سندھ کی فصل مارچ کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہوجاتی ہے۔ نئی فصل کے منڈی میں آنے سے اس کی قیمتیں دوسرے مہینوں کی نسبت کم ہوجاتی ہیں اِسلئے اپریل تک چنے کی قیمتں موجودہ سطح پر برقرار رہنے کی توقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں چنا سیاہ کی اِمسال اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر06	نومبر06	دسمبر05
لاہور	3650	3842	2107
فیصل آباد	3548	3515	1905
سرگودھا	3354	3344	1886
ملتان	3424	3506	1954
گوجرانوالہ	3573	3873	2132
اوکاڑہ	3645	3738	2060
راولپنڈی	3658	3900	2067
رحیم یارخان	3700	3517	2165
اوسط	**3569**	**3654**	**2035**

مونگ ثابت

صوبہ پنجاب میں مونگ کی فصل اکتوبر اور صوبہ سندھ کی ستمبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ نئی فصل کے منڈی میں آتے ہی اس کی قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ ہماری روز مرّہ کی خوراک کو متوازن بنانے کیلئے اور ملک کی آبادی میں مسلسل اضافے کے پیشِ نظر دالوں کی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔ پیداوار میں اضافہ دو ہی صورتوں میں ممکن ہوسکتا ہے ایک زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ کر کے اور دوسرا جدید زرعی عوامل کو بروئے کار لا کر فی ایکٹر پیداوار میں اضافہ کر کے اس کی رسد کو طلب کے مطابق بڑھایا جاسکتا ہے اور اس طرح قیمتوں میں بھی استحکام لایا جاسکتا ہے۔ درج ذیل گراف میں مونگ کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

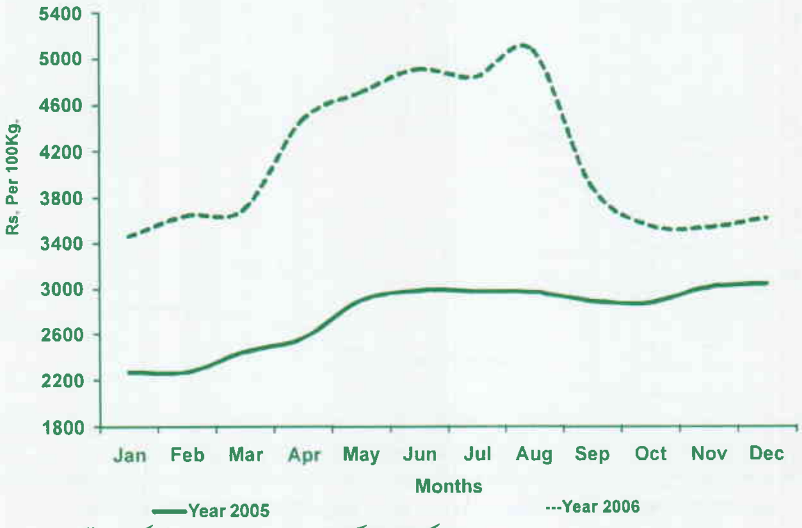

گزشتہ سال مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں 15.2 فیصد اور پیداوار میں 12.6 فیصد کمی رہی۔ کم پیداوار منڈی میں رسد کی کمی اور قیمتوں میں اضافہ کا باعث رہی۔ نئی فصل کی منڈی میں آمد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ اِس سال پنجاب میں مونگ کے زیرِ کاشت رقبہ میں مزید کمی رہی اِسلئے آنے والے مہینوں میں اِس کی قیمت میں بتدریج اِضافہ متوقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں مونگ کی موجودہ، گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	4017	3900	3375
فیصل آباد	3522	3164	2933
سرگودھا	3376	3171	2762
ملتان	3481	3406	2912
گوجرانوالہ	3621	3567	3220
اوکاڑہ	3465	3363	3095
راولپنڈی	3700	3363	3350
رحیم یار خان	3692	3992	3383
اوسط	**3609**	**3534**	**3129**

ماش ثابت

پاکستان میں ماش کے زیرِ کاشت رقبہ میں اضافہ نہیں ہو رہا اسکی وجہ یہ ہے کہ ماش کی فصل مخصوص زمینی اور موسمی اپنائیت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں ماش کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کی وجوہات میں فصل کی تاخیر سے کاشت، پیداواری ٹیکنالوجی کو نہ اپنانا، فصل کی بے ہنگم بڑھوتری، کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ جڑی بوٹیوں کی بہتات اور برداشت میں تاخیر ہیں۔ پاکستان میں ماش کی فصل پیداواری لحاظ سے صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو کہ ملک میں ماش کے زیرِ کاشت رقبہ کا 84 فیصد بنتا ہے۔ ماش کی فصل نومبر اور دسمبر کے مہینے سے منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کی رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور قیمتیں کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں ماش کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

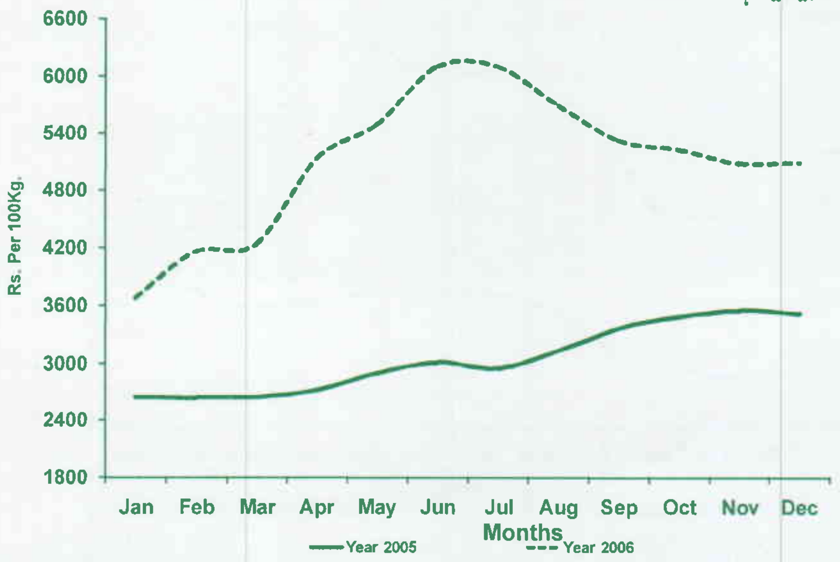

ماش کی نئی فصل کے آنے کی وجہ سے منڈی میں اس کی قیمتوں میں کمی ہو رہی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں ماش کی موجودہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	5567	5742	3975
فیصل آباد	4865	4566	3192
سرگودھا	4947	5040	3250
ملتان	4744	4635	3450
گوجرانوالہ	4825	5192	3730
اوکاڑہ	5050	5142	4101
راولپنڈی	5542	5083	3760
رحیم یار خان	5142	5258	3833
اوسط	**5085**	**5082**	**3661**

اہم فصلوں کی قیمتوں کا تجزیہ

مسور ثابت

امسال حکومت نے صوبہ پنجاب کیلئے مسور کی فصل کیلئے پیداواری ہدف 28 ہزار ٹن مقرر کیا ہے۔ تا کہ اس کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پایا جا سکے۔ لیکن مقامی فصل کی رسد منڈی میں طلب کے مقابلہ میں ناکافی ہوتی ہے جسے پورا کرنے کیلئے اس کو زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے۔ اِسلئے منڈی میں اِسکی قیمت کا زیادہ تر اِنحصار درآمدی مقدار اور بین الاقوامی قیمت پر ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بارانی علاقوں میں مسور کی کاشت کا وقت شروع اکتوبر سے آخر اکتوبر تک ہے۔ جبکہ آبپاش علاقوں میں وسط اکتوبر سے وسط نومبر تک ہے۔ زیادہ زرخیز زمین اور زیادہ بڑھوتی ہونے والے علاقوں میں مسور کی بجائی وسط نومبر سے آخر نومبر تک ہوتی ہے۔ جون کے مہینے میں مسور کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہو جاتی ہے اور نئی فصل کی رسد کے ساتھ ہی قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ درج ذیل گئے گراف میں مسور کی موجودہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

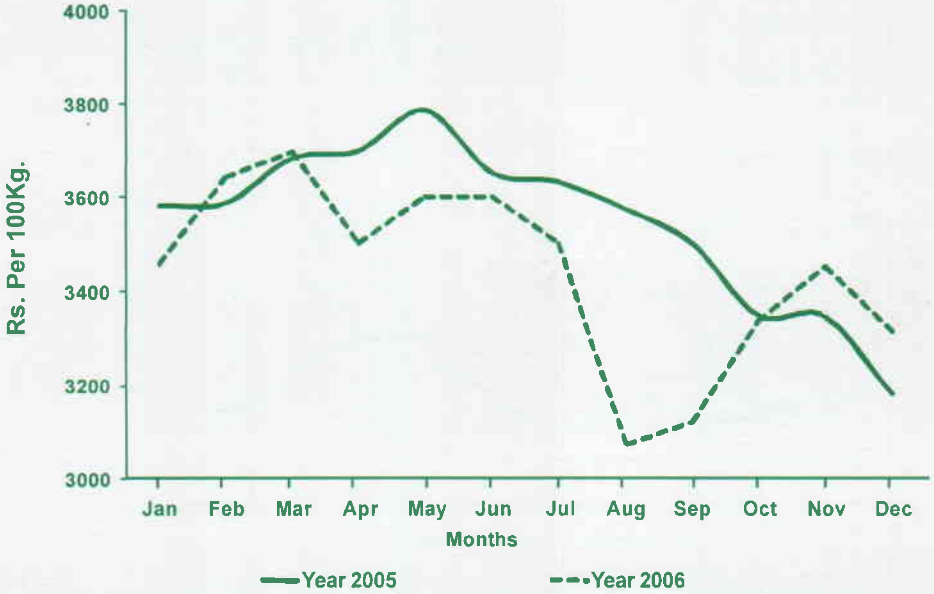

گزشتہ سال مسور کے زیرِ کاشت رقبہ میں نمایاں کمی رہی جس کی وجہ سے پیداوار میں 13.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔ نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں اضافہ نمایاں رہا۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی نومبر کی قیمتوں کا گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں سے موازنہ کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر06	نومبر06	دسمبر05
لاہور	3208	3317	3310
فیصل آباد	3135	3214	3045
سرگودھا	3542	3500	2832
ملتان	3173	3348	3375
گوجرانوالہ	3154	3579	3355
اوکاڑہ	3631	3554	3203
راولپنڈی	3567	3825	4050
رحیم یار خان	3133	3283	3402
اوسط	**3318**	**3452**	**3321**

پیاز:

پنجاب پاکستان کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پنجاب کو دوسروں صوبوں سے زیادہ اشیاء خورد ونوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتی۔ دوسروں صوبوں سے پیاز کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔ پیاز کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ زیادہ درجہ حرارت اور نمی اس کی تازگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پیاز کی مناسب نشو ونما، اس کی بہتر برداشت اور بعد از برداشت سنبھال کیلئے درمیانہ درجہ حرارت اور خشک موسم انتہائی لازم ہیں۔ کہر اور شدید سردی بھی اس پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ اوران حالات میں پیاز کی فصل کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ پاکستان میں پیاز کی کاشت کے موسم میں بہت تغیر پایا جاتا ہے۔ جن مہینوں میں صوبہ پنجاب سے پیاز منڈی میں آتا ہے ان دنوں پیاز کی قیمت سال کے بقیہ مہینوں میں دوسرے صوبوں سے آنے والے پیاز سے کافی کم ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں پیاز کی موجودہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

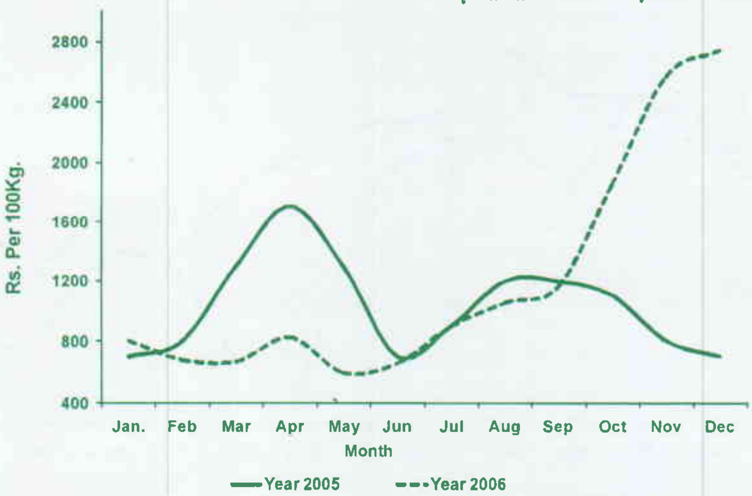

صوبہ سندھ میں پیاز کی فصل تباہ ہونے کی وجہ سے اس سال طلب کے مقابلہ میں رسد بہت کم ہے۔ جس کو پورا کرنے کیلئے پیاز درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس وقت منڈی میں پیاز کی رسد صوبہ سندھ اور ہندوستان سے ہو رہی ہے۔ نتیجہ کے طور پر گزشتہ ماہ کی نسبت پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ آئندہ مہینوں میں صوبہ سندھ سے آنے والی رسد قیمتوں پر قابو پانے میں مدد دے گی۔ لیکن قیمتوں میں نمایاں کمی مئی میں صوبہ پنجاب کی فصل کے آنے پر واقع ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں پیاز کی موجودہ، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر06	نومبر06	دسمبر05
لاہور	2600	2583	800
فیصل آباد	2479	2414	685
سرگودھا	3142	2983	760
ملتان	2633	2438	570
گوجرانوالہ	2508	2525	705
اوکاڑہ	2725	2467	729
راولپنڈی	2908	2663	925
رحیم یار خان	2900	2499	679
اوسط	**2737**	**2571**	**732**

ٹماٹر

ٹماٹر سارا سال استعمال ہونے والی ایک اہم سبزی ہے۔ عام حالت میں ٹماٹر کو زیادہ دیر تک محفوظ نہیں رکھا جاسکتا، کیونکہ یہ جلد گل سڑ جانے والی (Perishable) جنس ہے۔ تاہم کیمیائی طریقہ سے محفوظ کی گئی حالت مثلاً ٹماٹر پیسٹ اور ٹماٹر کیچپ وغیرہ کی شکل میں اسے زیادہ دیر تک محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں ٹماٹر کی کُل پیداوار تقریباً 412800 ٹن ہے۔ جس میں صرف 19 فیصد حصہ صوبہ پنجاب کا ہے۔ لیکن کھپت میں اِس کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ کثیر آبادی والا صوبہ ہونے کے باعث پنجاب کی اپنی پیداوار اس کی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی۔ جن مہینوں میں صوبہ پنجاب سے ٹماٹر منڈی میں آتا ہے ان دنوں ٹماٹر کی قیمت بقیہ مہینوں میں دوسرے صوبوں سے آنے والے ٹماٹر سے کافی کم ہوتی ہے۔ لیکن دوسروں صوبوں سے ٹماٹر کی رسد میں ملکی آمد و رفت کے وسائل، سڑکوں کی حالت، شدید موسمی حالات اور نازک طبع فصل ہونے کی بنا پر مختلف علاقہ جات کے مابین اس کی تجارتی ترسیل پر خاصے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ درج ذیل گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

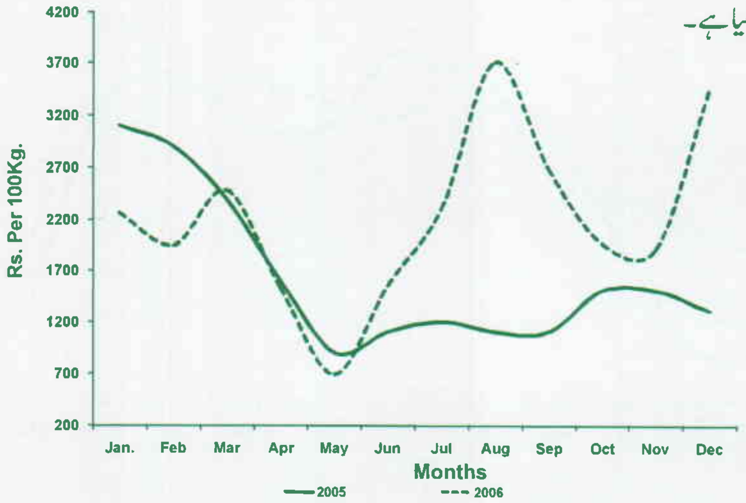

اس وقت منڈی میں ٹماٹر کی رسد صوبہ سندھ اور ہندوستان سے ہورہی ہے۔ گزشتہ ماہ کی نسبت پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ آئندہ مہینوں میں صوبہ سندھ سے آنے والی ٹماٹر کی فصل کی قیمتوں پر قابو پانے میں مدد دے گی۔ لیکن قیمتوں میں نمایاں کمی اپریل میں صوبہ پنجاب کی فصل کے آنے پر ہوگی۔ درج ذیل گوشوارے میں ٹماٹر کی موجودہ، گزشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	2967	1958	1230
فیصل آباد	3658	1850	1430
سرگودھا	3717	2250	1300
ملتان	3325	1575	1034
گوجرانوالہ	3242	1617	1270
اوکاڑہ	3455	2088	1458
راولپنڈی	3950	1792	1608
رحیم یار خان	3342	2146	1104
اوسط	**3457**	**1909**	**1304**

آلو

زیادہ آبادی والا صوبہ ہونے کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں آلو کی کھپت زیادہ ہے۔ پنجاب کی اپنی پیداوار اس ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی۔ دوسروں صوبوں سے آلو کی سارا سال رسد اس کی قیمت میں استحکام کا باعث بنتی ہے۔ جس موسم میں صرف صوبہ پنجاب کا آلو منڈی میں آتا ہے ان دنوں آلو کی قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے جو منڈی میں صوبہ پنجاب کی فصل کی رسد کم ہونے کے ساتھ ہی بڑھنا شروع ہوجاتی ہے۔ جون کے مہینہ سے وسط نومبر تک آلو کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ ان مہینوں میں آلو کی رسد صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان سے ہوتی ہے۔ درج ذیل گراف میں آلو کی حالیہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

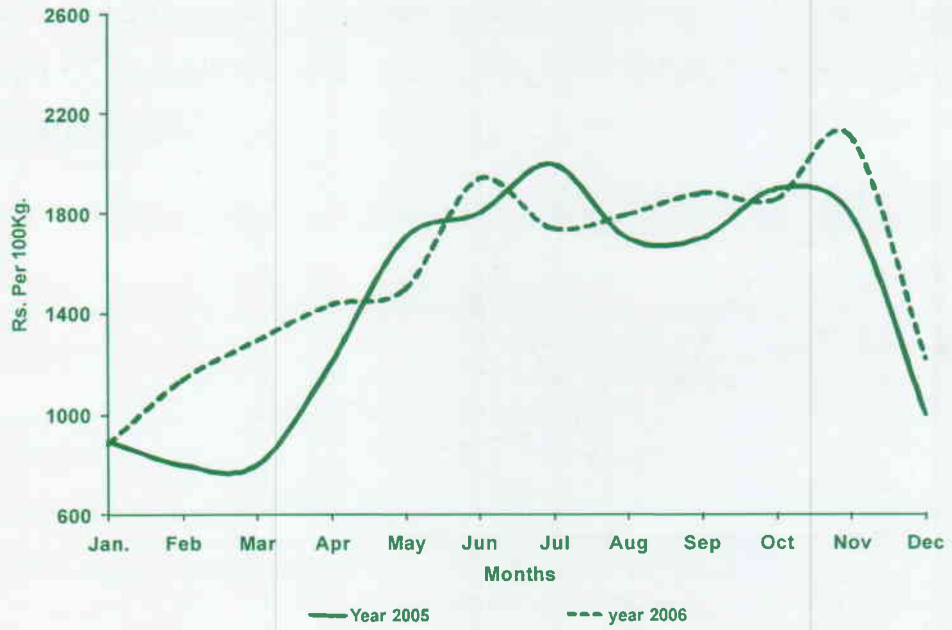

نومبر کے آخری عشرہ سے صوبہ پنجاب کی نئی فصل منڈی میں آنا شروع ہوچکی ہے، جسکے ساتھ ہی آلو کی قمیتیوں میں 42 فیصد کی نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اور آئندہ مہینوں میں اِسکی قیمت میں مزید کمی متوقع ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں آلو کی حالیہ گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	1142	2142	1010
فیصل آباد	1100	2068	1020
سرگودھا	1283	2255	1085
ملتان	1292	2021	1015
گوجرانوالہ	1000	1900	940
اوکاڑہ	1060	2142	970
راولپنڈی	1435	2004	1113
رحیم یار خان	1432	2376	1217
اوسط	**1218**	**2113**	**1046**

سرخ مرچ

پاکستان میں مرچ کی رسدزیادہ ترصوبہ سندھ سے ہوتی ہے۔مرچ کی پیداوار میں صوبہ سندھ کا حصہ 85% فیصد ہے۔صوبہ سندھ میں دوفصلیں خریف اور ربیع کاشت کی جاتی ہے۔صوبہ پنجاب کے میدانی علاقوں میں سال کے دوران اسے ایک مرتبہ موسمِ خریف میں کاشت کیا جاتا ہے۔پیداوار کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کا حصہ 13% فیصد ہے۔اِسلئے پنجاب کی فصل کے آنے سے مرچ کی قیمتوں میں کوئی خاطرخواہ کمی واقع نہیں ہوتی۔صوبہ سندھ کی خریف کی فصل نومبراور ربیع کی فصل فروری کے مہینے سے منڈی میں آتی ہے۔اور نئی فصل کی منڈی میں رسد کے اضافہ کے ساتھ ہی باقی مہینوں کی نسبت سرخ مرچ کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آتی ہے۔درج ذیل گراف میں سرخ مرچ کی موجودہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا ماہانہ موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

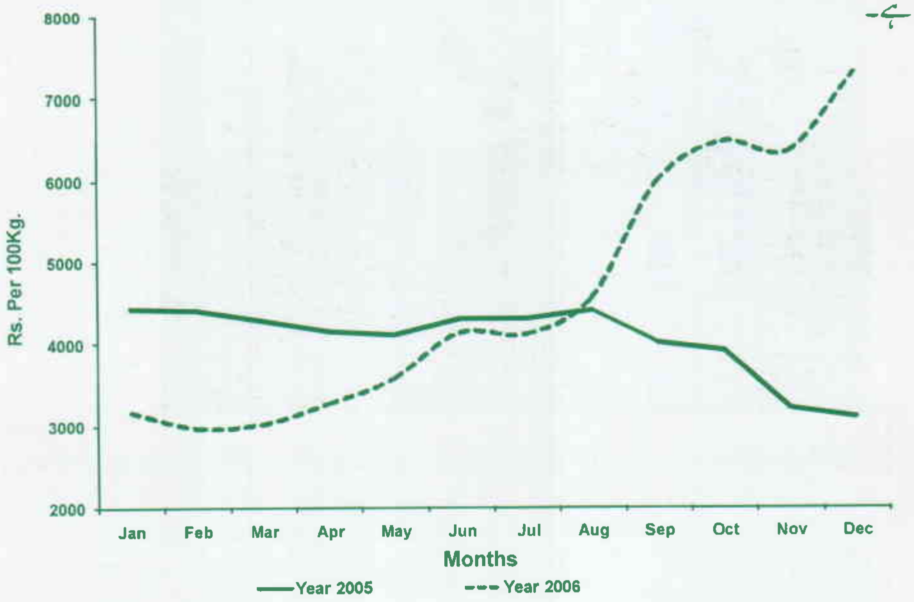

اس وقت منڈی میں مرچ کی رسدصوبہ سندھ سے ہورہی ہے۔۔صوبہ سندھ کی فصل چونکہ بارشوں کی وجہ سے بری طرح متاثر ہوئی تھی اسلیئے پیداوار کم ہونے کی وجہ سے رسد میں کمی رہی۔نتیجہ کے طور پر پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں میں گزشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ رہا۔صوبہ سندھ کی ربیع کی فصل کی برداشت فروری سے شروع ہوگی اور اِسکے منڈی میں آنے تک قیمتیں زیادہ رہنے کی توقع ہے۔درج ذیل گوشوارے میں سرخ مرچ کی موجودہ، گذشتہ ماہ اور گزشتہ سال کی قیمتوں کا پنجاب کی بڑی منڈیوں میں موازنہ ظاہر کیا گیا ہے۔

قیمت فی کوئنٹل

منڈی	دسمبر 06	نومبر 06	دسمبر 05
لاہور	8450	8358	3205
فیصل آباد	6971	5250	2830
سرگودھا	6875	5958	3300
ملتان	7292	7717	3070
گوجرانوالہ	7250	6629	3045
اوکاڑہ	6381	5833	3629
راولپنڈی	7840	5533	3381
رحیم یارخان	8150	7142	3354
اوسط	**7401**	**6553**	**3230**

زرعی خبریں

جناب سید اختر حسین رضوی وزیرِ زرعی مارکیٹنگ پنجاب نے موجودہ منڈیوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے 18 شہروں میں واقع غلہ، پھل وسبزی منڈیاں شہر سے باہر کھلی جگہوں پر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ زرعی مارکیٹنگ نے ایسی تمام منڈیوں کی نشاندہی کا کام مکمل کرلیا ہے۔ جن کی وجہ سے آلودگی اور ٹریفک کے مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ ان میں غلہ منڈی رحیم یار خان، اوکاڑہ، گوجرانوالہ، ملکہ ہانس، بونگہ حیات اور چک مدرسہ شامل ہیں۔ جبکہ پھل وسبزی منڈی وزیر آباد، گجرات، بھلوال، پسرور، تلہ گنگ، بھیرہ، بھکر، شیخوپورہ، سلانوالی، الہ آباد اور چک جھمرہ شامل ہیں۔

ناظمِ زراعت معاشیات وتجارت پنجاب جناب چوہدری اشفاق حسین ہمراہ جناب عامر عثمان رضا ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب نئی غلہ اور پھل وسبزی منڈی بنانے کیلیئے کوٹلہ عرب علیخان ضلع گجرات میں جگہ کا معائنہ کررہے ہیں۔

ناظمِ زراعت معاشیات وتجارت پنجاب جناب چوہدری اشفاق حسین ہمراہ چوہدری عمر حیات بھٹی ایڈمنسٹریٹر مارکیٹ کمیٹی منڈی بہاؤالدین نئی غلہ اور پھل وسبزی منڈی کے قیام کیلیئے جگہ کا معائنہ کررہے ہیں۔

اس وقت ملک میں 43 لاکھ ٹن گندم کے ذخائر موجود ہیں۔ آئندہ گندم کی بھرپور فصل آنے کا قوی امکان ہے جوکہ مقرر کردہ ہدف سے زیادہ ہونے کی توقع ہے۔ اس طرح 15 لاکھ ٹن گندم ملکی ضرورت سے اضافی متوقع ہے۔ اس صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت نے کاشتکاروں کے بہترین مفاد میں 5 لاکھ ٹن گندم برآمد کرنے اور کسان کو اس کی فصل کا بہتر معاوضہ دلوانے کیلیئے صوبہ پنجاب سے 50 لاکھ ٹن گندم خرید کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس سال کپاس کی پیداوار 12.5 ملین گانٹھ متوقع ہے۔ جس میں سے پنجاب میں پیداوار کا تخمینہ 10.05 ملین گانٹھ، سندھ میں 2.35 جبکہ بلوچستان اور سرحد میں 0.1 ملین گانٹھ لگایا گیا ہے۔ یکم جنوری 2007 تک 11.082 ملین گانٹھ جیننگ فیکٹریوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور اس میں سے تقریباً 42 ہزار گانٹھ صاف کپاس پروگرام کے تحت حاصل کی گئی ہیں۔ آلودگی سے پاک پھٹی پر کاشتکاروں اور سپلائرز کو فی من 50 روپے پریمیم دیا گیا ہے۔

Cotton Arrival Statement as on 1st January 2007

Sr. No.	Name of District	Bales		Number of Bales Sold To			Total B/S Sold	Stock of Unsold B/S	Stock of Unginned B/S	Arrival as on 15-12-05	Difference
		Arrival	Pressing	T.C.P	Exporters	Textiles					
1	Multan	688853	644868	0	0	535518	535518	109350	43985	788548	-99695
2	Lodhran	457927	411477	0	0	344549	344549	66928	46450	501762	-43835
3	Khanewal	592267	570,102	0	200	495592	495792	74310	22165	653397	-61130
4	Muzaffargarh	602827	580011	0	0	517598	517598	62413	22816	580734	22093
5	Dera Ghazi Khan	437559	409959	0	0	365618	365618	44341	27600	442825	-5266
6	Rajanpur	535168	501368	0	0	448186	448186	53182	33800	467141	68027
7	Leiah	110685	105785	0	0	99800	99800	5985	4900	75050	35635
8	Vehari	790615	747715	0	0	639150	639150	108565	42900	853640	-63025
9	Sahiwal	374596	366146	0	0	340624	340624	25522	8450	369120	5476
10	Pakpattan	157315	154315	0	200	148350	148550	5765	3000	85632	71683
11	Okara	31300	30850	0	0	29650	29650	1200	450	16100	15200
12	Qasur	19100	18900	0	0	18500	18500	400	200	29720	-10620
13	T.T.Singh	222334	216714	0	0	202114	202114	14600	5620	236321	-13987
14	Faisalabad	155175	152350	0	0	140631	140631	11719	2825	176875	-21700
15	Jhang	180450	171300	0	0	169100	169100	2200	9150	162170	18280
16	Mianwali	22300	21200	0	0	21200	21200	0	1100	9600	12700
17	Bhakkar	48403	47303	0	0	47103	47103	200	1100	35800	12603
18	Sargodha	0	0	0	0	0	0	0	0	3700	-3700
19	Rahim Yar Khan	1362946	1237646	0	0	973506	973506	264140	125300	1457958	-95012
20	Bahawalpur	1237162	1189420	0	0	1086381	1086381	103039	47742	1233153	4009
21	Bahawalnagar	910350	873200	0	9050	813550	822600	50600	37150	717500	192850
Total of Punjab		**8937332**	**8450629**	**0**	**9450**	**7436720**	**7446170**	**1004459**	**486703**	**8896746**	**40586**
Last Year's Total		8896746	8300930	0	8100	6866714	6874814	1426116	595816	10403092	-1506346
1	Hyderabad	199798	191899	0	3600	163972	167572	24327	7899	175014	24784
2	Tharparkar	168902	168335	0	9500	147541	157041	11294	567	176475	-7573
3	Sanghar	724865	714009	0	52600	589928	642528	71481	10856	859220	-134355
4	Nawabshah	193802	187371	0	0	152644	152644	34727	6431	264553	-70751
5	Naushero Feroz	167750	154239	0	700	121900	122600	31639	13511	170897	-3147
6	Khairpur	150430	134198	0	400	91600	92000	42198	16232	155935	-5505
7	Ghotki	273035	205938	0	0	101500	101500	104438	67097	280389	-7354
8	Sukkar	176658	156503	0	0	63000	63000	93503	20155	178605	-1947
9	Dadu	79850	73602	0	400	66650	67050	6552	6248	75671	4179
10	Balochistan	10000	9600	0	0	8000	8000	1600	400	12538	-2538
Total of Sindh		**2145090**	**1995694**	0	**67200**	**1506735**	**1573935**	**421759**	**149396**	**2349297**	**-204207**
Last Year's Total		2349297	2189698	0	51600	1651127	1702727	486971	159599	2699262	-349965
Total of Pakistan		**11082422**	**10446323**	**0**	**76650**	**8943455**	**9020105**	**1426218**	**636099**	11246043	**-163621**
Last Year's Total		11246043	10490628	0	59700	8517841	8577541	1913087	755415	13102354	

Source: PCGA

Trade Cycle of Onion

The supply period of different provinces is shown in the trade cycle of onion along with the major producing areas of the respective province.

Province	Major Producing Areas	Availability in Market
Sind	Tandoallahyar, Badin, Mirpur-Khas, Hyderabad, Dadu, Nasar Pur, Tando Muhammad Khan, Nawab Shah, Shikarpur, Larkana, Sukhar, Ghotki, Jacobabad.	November to April
Punjab	Multan, Khanewal, Vehari, Lodhran, Khanpur, Dera Ghazi Khan, Rohjan, Alipur, R.Y.Khan, Sahiwal, Sheikhupura, Kasur, Jhang, Gujranwala, Toba Tek Singh, Faisalabad, Bahawalpur, Okara,	May to July
NWFP	Swat, Deer, Peshawar, Hazara, Kohat, Mardan, Malakand, Mohmand Agency, Bunir, Mansehra	August to October
Baluchistan	Mastung, Qalat, Kharan, Qila Saifullah, Kardgas, Panjpir, Khuzdar, Ghiasabad, Pishin, Turbet, Loralai, Kanak, Quetta, Lasbella, Chaghi.	August to October
	Naseerabad, Jaffarabad, Jhal Magsi, Bolan	October to November

As per recent survey the producers obtained net profit of Rs. 370/bag at the end of season and Rs. 100 per bag during mid season. There is a similar pattern for wholesalers and retailers. The main sources of market information for onion growers are Commission Agents transporters and neighboring growers. There is no effective dissemination of market information amongst growers that can help them to decide the best time to bring produce to the market. The producer's share in the retail price was calculated as 57% while share of Commission Agent, wholesaler and retailer was 10, 13 and 20 per cent respectively.

MARKETING PROBLEMS

1. In the present marketing system, the share of intermediaries is very high especially that of retailer.
2. A sizeable portion of the produce is wasted due to lack of proper storage and traditional digging methods fro the harvest of the onion crop.
3. Mal practices in the market and double commission charged by the Commission Agent reduce the producer's share in consumer's rupee.
4. Delayed payments to the producer by the Commission Agent or from other buyers.
5. Unpredictable/unplanned production of onion which either creates glut or Shortage in the market, as a result of which, a lot of price variation is observed.

POST HARVEST LOSSES

The harvesting of onion starts in Punjab during the month of April and it is supplied in the market from May to July. It is the hottest season of the year and the day temperature is as high as 45 to 48 C. Therefore, possibilities of post harvest losses are very high.

- Green bunching onion can be harvested from the time they are with a pencil size until bulb formation begins. Green bunching onion is perishable and requires prompt selling. Green onions can be stock up to 3 to 4 weeks at 32 F° and high humidity.
- A bulb onion crop usually requires about 110 days from sowing to harvest but bulb formation is markedly influenced by day length and temperature.
- Harvest of bulb onions generally occurs when the tops fall over. To hasten maturation, the tops can be lightly rolled when about 10% have fallen naturally.
- Pungent cultivars can be stored longer than sweet cultivars. A fully cured pungent bulb may be stored under optimal conditions for up to a year. In contrast sweet cultivars would only be expected to last 2 or 3 months under similar conditions.
- Onion bulbs are dormant at harvest for a period of 6 to 8 weeks. For longer-term storage, a spray inhibitor such as Maleic hydrazide may be used. Spray inhibitors are generally applied in the field one to two weeks prior to harvest.
- During the last decade sale of pre-chopped onion and garlic has increased dramatically throughout the world. As consumers and food service companies like its convenience. The same practice may be promoted in Pakistan to over come erratic price trend.

ONION

Onion is considered one of the ancient and important condiments of daily use. It is consumed both as vegetable and salad. It has a medicinal value for cardiac and germicidal action. Onion is a Perishable commodity, particularly high temperature and humid conditions are very much detrimental to its shelf life. Moderate and dry temperature is suitable for proper bulb formation as well as for harvest and post harvest storage. The onion crop is sensitive to frost and snow and its mortality is extra ordinary high under such condition.

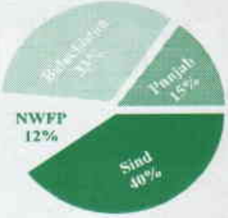

Sindh province contributes major portion of production, which is about 40 percent. Balochistan is second with 33 percent, Punjab contributes 15 and NWFP 12 percent. All the provinces are inter dependent for the supply of onion during different seasons.

PRICE SITUATION OF ONION

The agro-ecological diversity obtained in the country enables production of onion almost around the year. The **onion** crop is harvested from April to September. Price trend/fluctuations have been worked out for main markets of Punjab for last three years. Since the onion is supplied from different provinces throughout the year, there is a great price fluctuation .It is observed that prices are lowest during May to August when onion is supplied from Punjab and highest during September and October when it is supplied from Balochistan. The price tends to be normal when supply starts from Sindh. The augmented supplies during this period tend to keep price tend to keep prices in the domestic market low thereby offering an opportunity for export. Therefore, **onion** export is mainly undertaken during this period, predominantly from Sindh crop. During December and January the prices are also on higher side. Due to limited shelf life and absence of suitable cold storage facilities in the country, onion can not be held over for an extended period and have to be disposed in the domestic and international markets as a fresh harvest.

Pakistan occupies 5th position in the world in onion production. **Pakistan** annually produces about 1.5 million tons of **onion**. Though subjected to annual variations, overall area under onions in **Pakistan** have shown an increasing trend during the last decade. Onion cultivation has steadily grown at the pace of about 3.9 per annum during the last 10 years. Whereas during this period onion production has increased at the rate of 3.1%. **It has reached 1764 thousand tones in 2005 with 118.30 % increase from 808 thousand tones in 1991.** Overall **onion production is increasing** but for yield the situation is not worth cheering about and our position is 75th in the countries of 124 onion producers. Pakistan Yield of onion is below the world average i.e. 5.59 tones per acre as compared to that of 7.68 for the world, whereas the highest yield received by Korea is 25.29 ton per Acre. There is great scope of increasing production from the same area by increasing per acre yield. Most of the major producers are getting yield of more than 20 Tones per Acre. Onion appears to be a neglected crop at research level in Pakistan despite of much higher yield exploited by many other countries.

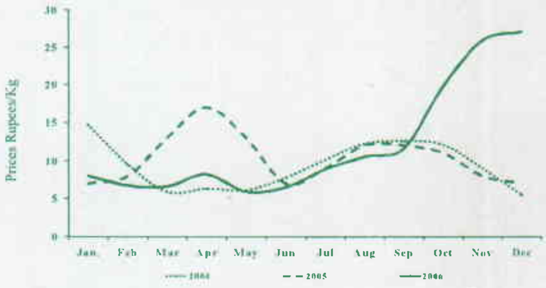

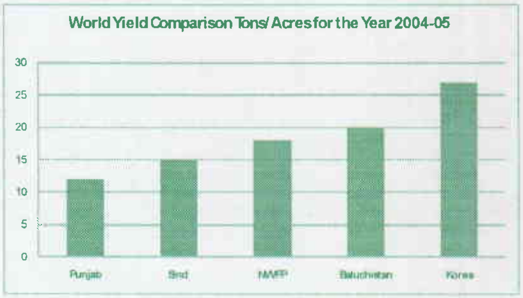

AGRICULTURE MARKETING
ROUNDUP - DECEMBER 2006

www.punjabagmarket.info

Agriculture Marketing Information Service

Directorate of Agriculture (Economics & Marketing) Punjab
21-Davis Road, Lahore. Tel:042-9201094, 9200754

AMIS
2006